السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت اپنے خاوند سے یوں کہے کہ اگر تو نے یہ کام کیا تو تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جیسے میرا باپ، یا اس پر لعنت کرے یا اس سے اللہ کی پناہ چاہے... یا اس کے بالعکس صورت ہو۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟ (جاری۔ع۔سبت العلایا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت اپنے خاوند کو حرام قرار دے یا اسے اپنے کسی محرم سے تشبیہ دے تو اس کا حکم قسم کا حکم ہے' ظہار کا نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کی نص کی رو سے ظہار صرف مرد ہی اپنی عورتوں سے کر سکتے ہیں۔

اور عورت پر قسم کا کفارہ لازم ہے جو دس مسکینوں کا کھانا ہے۔ ہر مسکین کو اس شہر کی غذا سے نصف صاع دینا ہوگا جس کی مقدار ڈیڑھ کلو ہے یا وہ عورت دس مسکینوں کو صبح کا یا شام کا کھانا کھلا دے یا انہیں ایسی پوشاک دے جو کم از کم نماز ادا کرنے کو کافی ہو تو کفارہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾

"اللہ تمہاری بلا ارادہ قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا۔ لیکن جو قسمیں تم پختہ کر لو (پھر پورا نہ کرو۔) ان پر مواخذہ کرے گا۔ تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو (کپڑے دینا، یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسمیں کھا لو (اور اسے پورا نہ کرو) اور تمہیں چاہیے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔" (المائدہ: ۸۹)

اور اگر عورت اس چیز کو حرام کرتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حلال کیا ہے تو اس کا حکم قسم کا حکم ہے۔ اسی طرح اگر مرد اس چیز کو حرام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیوی کے سوا اس کے لیے حلال کی ہے تو اس کا حکم بھی قسم کا حکم ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿﴾

"اے نبی! جو چیز اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے اسے حرام کیوں کرتے ہو؟ کیا (اس سے) اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔ اور اللہ (ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا (اور) حکمت والا ہے۔" (التحریم: ۱۔۲)

مگر جب مرد اپنی بیوی کو حرام کرے گا تو اہل علم کے صحیح تر قول کے مطابق اس کا حکم ظہار کا حکم ہوگا۔ جبکہ یہ تحریم ایفائے وعدہ کی صورت میں ہو یا کسی شرط سے مشروط ہو۔ جس سے مقصود انگیخت، ممانعت، تصدیق یا تکذیب نہ ہو۔ جیسے وہ یوں کہے: تو مجھ پر حرام ہے یا میری بیوی مجھ پر حرام ہے یا محرم ہے جبکہ رمضان آ جائے یا ایسی ہی کوئی بات کہے تو اس کا حکم اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق "تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پشت" کا حکم ہوگا اور یہ حکم علماء کے صحیح تر قول کے مطابق ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا اور یہ کہنا حرام، مکروہ بات اور جھوٹ ہے اور ایسا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ لازم ہے اور ظہار کا کفارہ رجوع کرنے سے پیشتر ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ مجادلہ میں فرماتے ہیں:

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿﴾

"تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (بن جاتیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے۔ بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔" (المجادلہ: ۲)

پھر فرمایا:

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿﴾

"اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں۔ پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (انہیں) ہمبستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ اس حکم سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے اور جس (شخص کو غلام میسر نہ آئے تو وہ ہمبستر ہونے سے پہلے متواتر دو ماہ کے روزے رکھے اور جو یہ بھی نہ کر سکے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔" (المجادلہ: ۳۔۴)

اور جب کوئی شخص غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے سے عاجز ہو تو اس پر ہر مسکین کے لیے شہر کی خوراک سے نصف صاع طعام دینا واجب ہے۔

اور اگر عورت اپنے خاوند پر لعنت کرے یا اس سے اللہ کی پناہ مانگے تو یہ بات اس عورت پر حرام ہے۔ اس پر لازم ہے کہ اللہ کے حضور توبہ کرے اور اپنے خاوند سے معافی مانگے اور اس بات سے اس کا خاوند اس پر حرام نہیں ہو جاتا اور اس کلام کا اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

اسی طرح اگر مرد عورت پر لعنت کرے یا اس سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ اس پر حرام نہیں ہو جاتی البتہ اس کلام کی وجہ سے اس پر توبہ لازم ہے اور اس بیوی سے معافی بھی مانگے جس پر اس نے لعنت کی تھی۔ کیونکہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان مرد یا عورت پر خواہ اس کی بیوی ہو یا کوئی اور ہو، لعنت کرنا جائز نہیں۔ بلکہ یہ بڑے گناہوں سے ہے۔ اسی طرح عورت کا اپنے خاوند یا کسی دوسرے مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعنُ الْمُومنِ کقتلِہِ))

''مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے۔''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((انَ اللّعَانین لایکونونَ شُھداءَ ولا شُفَعاءَ یومَ القیامۃ))

''لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ بن سکیں گے اور نہ سفارشی۔''

نیز فرمایا:

((سِبَابُ المُسلِمِ فُسُوقٌ وقِتَالُہ کُفرٌ))

''مسلم کو گالی دینا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 174

محدث فتویٰ